از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:9مارچ1956

رام کرشن ودیگر

بنام

دی سٹیٹ آف دہلی(منسلک اپیل کے ساتھ)

[ویوین بوس، بی پی سنہا، جعفر امام اور چندر شیکھر اایئر جسٹس صاحبان]

انسداد رشوت ستانی-"حاصل کرتا ہے"، کا مطلب-ریلوے ملازمین، اگر سرکاری ملازمین-جال بچھانا-ملکیت-انسداد رشوت ستانی ایکٹ (II، سال 1947)، دفعہ 5(1)(d)، ذیلی دفعہ (2)—بھارتیہ ریلوے ایکٹ(IX، سال1890)جیسا کہ ایکٹ XVII، سال 1955 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔دفعہ 137۔

اپیل گزاروں پر جھوٹے استقراریہ پر رعایتی نرخوں پر آلو برآمد کرنے کا شبہ تھا اور ایک ریلوے افسر، مدھن لال کو تحقیقات میں پولیس کی مدد کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔اس تفتیش کے دوران اپیل گزاروں نے معاملے کو دبانے کے لیے مدھن لال کو رشوت کی پیشکش کی لیکن اس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔جیسے ہی وہ اپنی پیشکش پر قائم رہے، مدھن لال کے گھر میں ایک جال بچھایا گیا اور وہ کامیاب ہو گیا۔دو پولیس افسران اور ایک مجسٹریٹ نے ملحقہ کمرے سے گفتگو سنی اور ایک سوراخ کے بذریعے رشوت کی ادائیگی دیکھی۔اپیل گزاروں پر مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 120-B کے تحت انسداد رشوت ستانی ایکٹ، سال 1947 کی دفعہ 5(2) کے تحت قابل سزا مجرمانہ بدانتظامی کے جرم کا سبب بننے کے لیے مجرمانہ سازش کا الزام عائد کیا گیا تھا۔انہیں خصوصی جج نے دونوں معاملات میں مجرم قرار دیا تھا اور ان کی سزاؤں کو عدالت عالیہ نے برقرار رکھا تھا۔ان کی جانب سے اعتراضات یہ تھے کہ انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(2) کا معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں تھا، کہ مدھن لال قانون کے معنی میں سرکاری ملازم نہیں تھے اور آخر میں، کہ جال بچھانا جرم کرنے کی دعوت تھی اور سزاؤں میں کمی کی ایک اچھی وجہ فراہم کرتی تھی۔

یہ کہ انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5 کی شق (d) سے ذیلی دفعہ (1) میں آنے والا لفظ "حاصل کرتا ہے" پیشکش پر رشوت قبول کرنے کے خیال کو خارج نہیں کرتا ہے، اور ایک سرکاری ملازم، چاہے وہ محض رشوت قبول کرتا ہو، یا اصرار کرتا ہو یا اس سے جبراً وصول کرتا ہو، اس طرح سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے عہدے کا غلط استعمال کر کے مالی فائدہ حاصل کرتا ہے اور اس دفعہ کے تحت جرم کا ارتکاب کرتا ہے، حمایت یا ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے محرک یا انعام کے بارے میں کوئی بھی غور مکمل طور پر غیر متعلقہ ہے۔

حکم ہوا کہ، تنازعات ناقابل قبول تھے اور انہیں مسترد کیا جانا چاہیے۔

کہ ترمیم ایکٹ، سال 1955 کے ذریعے بھارتیہ ریلوے ایکٹ کی دفعہ 137 میں ترمیم کے نتیجے میں تمام ریلوے ملازمین نہ صرف مجموعہ تعزیرات بھارت کے باب IX کے محدود مقاصد کے لیے بلکہ عام طور پر انسداد رشوت ستانی ایکٹ کے تحت سرکاری ملازم بن گئے ہیں۔

یہ کہ یہ ایک مطلق اصول کے طور پر متعین نہیں کیا جا سکتا کہ جال بچھانے کو، خاص طور پر اس نوعیت کے معاملات میں، کسی جرم کے ارتکاب کی دعوت کے طور پر مسترد کیا جانا چاہیے اور اس طرح پائے جانے والے جرم سے اس کی سنگینی ختم نہیں ہوتی ہے تاکہ سزا میں نرمی کا مطالبہ کیا جا سکے۔ تاہم، جہاں مناسب حدود سے تجاوز کیا جاتا ہے اور رشوت کے طور پر دی جانے والی رقم پولیس کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے، اس کی سخت مذمت کی جانی چاہیے۔

برینن بنام پیک ([1947] 2 آل ای آر 572)، زیر غور۔

راؤ شیو بہادر سنگھ و دیگر بنام ریاست وندھیا پردیش ([1954] ایس سی آر 1098) اور رام جنم سنگھ بنام ریاست بہار، (فوجداری اپیل نمبر 81، سال 1953)، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 43 اور 44، سال 1954۔

23 اکتوبر 1953 کو دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ کی سرکٹ بنچ کی فوجداری اپیل نمبر D-24 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیں 26 اگست 1953 کو رشوت کے مقدمے نمبر 10 سال 1953 میں دہلی کے خصوصی جج کی عدالت کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی تھیں۔

جے گوپال سیٹھی اور نونیت لال فوجداری اپیل نمبر 43، سال 1954 میں اپیل کنندگان کی طرف سے۔

پریتم سنگھ سفیر، فوجداری اپیل نمبر 44، سال 1954 میں اپیل کنندہ کے طور پر۔

سی کے دپھتری، سالیسیٹر جنرل برائے بھارت، پورس اے مہتا، ایچ آر کھنہ اور پی جی گوکھلے، دونوں اپیلوں میں مدعاعلیہ کی طرف سے۔

1956.9 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ چندر شیکھر اایئر جسٹس نے سنایا۔

فوجداری اپیل نمبر 43 میں پہلا اپیل کنندہ رام کشن سہارن پور کے کندن لال راجہ رام کی فرم میں شریک مالک ہے۔ دوسرے اپیل کنندہ پریم چند اسی جگہ پر نارائن پرساد اور پریم چند کی فرم میں شراکت دار ہیں۔ اپیل کنندہ گیان چند، لکھ راج شمبھوناتھ نامی فرم کا منیم ہے۔ تین فرموں سمیت سہارن پور کے کچھ تاجروں پر شبہ تھا کہ وہ آلو کے بیج ہونے کے جھوٹے استقراریہ یا سرٹیفکیٹ پر رعایتی نرخوں پر آلو برآمد کر رہے تھے۔ اکتوبر 1951 میں سہارن پور میں اس سلسلے میں پولیس تفتیش جاری تھی۔ ریلوے سیکشن آفیسر، مدھن لال، جن سے اس معاملے میں گواہِ استغاثیہ 4 کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی تھی، کو محکمہ ریلوے نے تحقیقات میں خصوصی پولیس اسٹیبلشمنٹ کی مدد کے لیے تعینات کیا تھا۔ سہارن پور میں ریلوے پارسل کے کلرک لابھو رام کو اسٹیشن ماسٹر نے پولیس پارٹی کی مدد کے لیے تعینات کیا تھا۔

استغاثہ کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا ہے کہ تحقیقات کی پیش رفت کے دوران، اور ملزم افراد کے گھروں اور دکانوں کی تلاشی کے بعد، رام کشن نے لابھو رام کو ایک طرف لے لیا اور تجویز پیش کی کہ اگر مقدمے کو دبا دیا گیا تو تینوں کمپنیاں 2,000 روپے ادا کرنے کے لیے تیار ہوں گی اور یہ کہ مدھن لال کو طلب کیا جانا تھا۔ مدھن لال نے اس طرح کی تجویز سے کوئی تعلق رکھنے سے انکار کر دیا، لیکن چونکہ ملزم ان کی پیشکش پر قائم رہے، بالآخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان کے لیے دہلی میں مدھن لال کے گھر میں جال بچھایا جائے۔ اس منصوبے کے سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کو تفصیل سے بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ جال کامیاب ہوا۔ تینوں ملزم اور لابھو رام 29 دسمبر کی صبح دہلی میں تھے اور رام کشن نے مدھن لال کو کرنسی نوٹوں کی شکل میں 5,000 روپے کی اضافی رقم ادا کی تھی جب

کہ دو پولیس افسران اور ایک مجسٹریٹ ملحقہ کمرے سے بات چیت سن رہے تھے اور دروازے میں ایک سوراخ کے بذریعے ادائیگی دیکھ رہے تھے۔

اپیل گزاروں پر مجموعہ تعزیرات بھارت B-120 کے تحت انسداد رشوت ستانی ایکٹ (II، سال 1947) کی دفعہ 5(2) کے تحت قابل سزا مجرمانہ بدانتظامی کے جرم کا سبب بننے کے لیے مجرمانہ سازش کا الزام عائد کیا گیا تھا، جس کا ارتکاب استغاثہ کے گواہوں میں سے ایک، مدھن لال نے کیا تھا۔ ان پر مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 116 کے ساتھ پڑھے جانے والے اسی دفعہ کے تحت جرم کا الزام بھی عائد کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ مدھن لال نے اسے غیر قانونی تسکین کے ذریعے 5,000 روپے کی رقم دے کر مجرمانہ بدانتظامی کی تھی، جو جرم اس نے نہیں کیا تھا۔

مقدمے کی سماعت کرنے والے خصوصی جج، دہلی نے اپیل گزاروں کو دونوں الزامات کے تحت مجرم پایا۔ اس نے رام کشن کو تین ماہ کی قید بامشقت اور 5000 روپے جرمانے کی سزا سنائی؛ پریم چند اور گیان چند کو دو ماہ کی قید بامشقت اور 1000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ انہوں نے مجرمانہ سازش کے عنوان کے تحت ملزم کو الگ سے مجرم یا سزا نہیں سنائی۔ عدالت عالیہ نے گیان چند کی وہ سزا کم کر دی جو اس نے پہلے ہی کاٹ دی ہے اور 500 روپے کے جرمانے میں تبدیل کر دیا۔

اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ یہ رقم دراصل مدھن لال کو ادا کی گئی تھی حالانکہ اس نے کہا تھا کہ وہ اپیل گزاروں کی مدد کے لیے کچھ نہیں کر سکتا، جنہوں نے اس سے کسی طرح التجا کی کہ وہ آنے والے مقدمے سے ان کی مدد کریں۔ مجسٹریٹ اور پولیس افسران کی طرف سے بھی بات چیت کے بارے میں ثبوت دیے گئے ہیں اور نچلی عدالتوں نے مدھن لال اور لابھو رام اور جاسوسی کرنے والوں کے شواہد پر پایا ہے کہ 5000 روپے رشوت کے طور پر پیش کیے گئے تھے نہ کہ معاوضے کی رقم کے طور پر ریلوے کو واجب الادا رقوم کے تصفیے میں۔

حالات میں حقیقت کے مکمل طور پر بے سود ہونے کے بیک وقت نتائج کے خلاف اعتراض، مسٹر سیٹھی نے، فوجداری اپیل نمبر 43، سال 1954 میں اپیل کنندگان کی طرف سے، ان کی طرف سے قانون کے کچھ سوالات اٹھائے۔ ان کا پہلا نکتہ یہ تھا کہ انسداد رشوت ستانی ایکٹ (II، سال 1947) کی دفعہ 5(2)، جس کے تحت ملزموں پر فرد جرم عائد کی گئی تھی اور انہیں سزا سنائی گئی تھی، حقائق پر لاگو نہیں ہوتی تھی۔ ان کا دوسرا نقطہ یہ تھا کہ مدھن لال ایکٹ کے معنی میں "سرکاری ملازم" نہیں تھے اور اس لیے یہ الزام ناقابل برداشت تھا۔ انہوں نے اپنے تیسرے نکتے کے طور پر

زور دیا کہ عدالتوں کے ذریعے اس قسم کے جال میں پھسانے والے مقدموں کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے اور ان کی مذمت کی جانی چاہیے، کیونکہ جرائم کے ارتکاب کے مواقع جان بوجھ کر پیدا نہیں کیے جانے چاہئیں تا کہ جو لوگ عام انسانی فطرت کے لالچ میں آ جائیں انہیں مجرموں کے طور پر سزا دی جا سکے؛ دوسرے لفظوں میں، ایسے حالات میں کیے جانے والے جرائم کو صرف جنسی جرم سمجھا جانا چاہیے نہ کہ گھناؤنا۔

پہلی دلیل کو سمجھنے کے لیے انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5 کی زبان پر توجہ دینا ضروری ہے، جو ان شرائط میں ہے:-

" دفعہ 5 (1) کہا جاتا ہے کہ ایک سرکاری ملازم اپنے فرائض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا جرم کرتا ہے،-

(a) اگر وہ عادت سے قبول کرتا ہے یا حاصل کرتا ہے یا قبول کرنے پر راضی ہوتا ہے یا کسی شخص سے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو انعام کے مقصد کے طور پر کوئی تسکین (قانونی معاوضے کے علاوہ) جیسا کہ مجموعہ تعزیرات بھارت 161 میں مذکور ہے، یا

(b) اگر وہ عادت کے مطابق کسی ایسے شخص سے، جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ وہ اس کے ذریعے کی جانے والی کسی کارروائی یا کاروبار میں ملوث تھا، یا ہونے کا امکان ہے، یا جس کا اپنے یا کسی سرکاری ملازم کے سرکاری کاموں سے کوئی تعلق ہے، یا جس سے وہ ماتحت ہے، یا کسی ایسے شخص سے جس میں وہ دلچسپی رکھتا ہے یا اس سے متعلق ہے، اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کسی ایسی قیمتی چیز کو بغیر غور و فکر کے یا اس غور کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جسے وہ ناکافی سمجھتا ہے، یا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، یا

(c) اگر وہ بے ایمانانہ یا دھوکہ دہی سے اپنے استعمال کے لیے کسی ایسی جائیداد کا غلط استعمال کرتا ہے جو اسے یا سرکاری ملازم کے طور پر اس کے اختیار میں ہے یا کسی دوسرے شخص کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے، یا

(d) اگر وہ رشوت خوری یا غیر قانونی ذرائع سے یا دوسری صورت میں سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی قیمتی چیز یا مالی فائدہ حاصل کرتا ہے۔

(2) کوئی بھی سرکاری ملازم جو اپنے فرائض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا ارتکاب کرتا ہے اسے سات سال تک کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت قابل سزا جرم کے کسی مقدمے کی سماعت میں یہ حقیقت کہ ملزم شخص یا اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص قبضے میں ہے، جس کے لیے ملزم شخص اپنی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب مالی وسائل یا جائیداد کا تسلی بخش حساب نہیں دے سکتا، ثابت ہو سکتا ہے، اور اس طرح کے ثبوت پر عدالت فرض کرے گی، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے، کہ ملزم شخص اپنی سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا مجرم ہے اور اس کے لیے اس کی سزا صرف اس وجہ سے غلط نہیں ہو گی کہ یہ صرف اس طرح کے مفروضے پر مبنی ہے۔

(4) اس دفعہ کی توضیحات اس وقت نافذ کسی دوسرے قانون کے علاوہ ہوں گی اور اس کی توہین نہیں کریں گی، اور یہاں موجود کوئی بھی چیز کسی سرکاری ملازم کو کسی ایسی کارروائی سے مستثنیٰ نہیں کرے گی جو اس دفعہ کے علاوہ اس کے خلاف شروع کی جاسکے۔"

قانون کا مقصد جیسا کہ تمہید میں بیان کیا گیا ہے رشوت ستانی اور انسداد رشوت ستانی کے لیے زیادہ موثر التزام کرنا ہے۔ سرکاری ملازم کے ذریعے مجرمانہ بدانتظامی کا نیا جرم دفعہ 5 کے ذریعے بنایا جاتا ہے اور ذیلی دفعہ (2) کے تحت اسے سات سال تک کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دی جاتی ہے۔ جرم چار اقسام یا زمروں کا ہوتا ہے۔ رشوت جیسا کہ مجموعہ تعزیرات بھارت 161 میں بیان کیا گیا ہے، اگر یہ عادت ہے، تو شق (a) کے تحت آتا ہے۔ دفعہ 165 میں مذکور قسم کی رشوت، اگر عادت ہے، شق (b) میں شامل ہے۔ شق (c) ایک سرکاری ملازم کے ذریعے اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی پر غور کرتی ہے اور الفاظ ہمیں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 405 پر لے جاتے ہیں۔ شق (d) کے ساتھ ہی ہم موجودہ معاملے میں واقعی فکر مند ہیں۔

یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کا ارادہ شق (d) کے ذریعے رشوت کے ایک عمل سے مختلف جرم پیدا کرنا تھا اور یہ تب ہی عمل میں آسکتا ہے جب کسی سرکاری ملازم کی طرف سے رشوت دینے اور قبول کرنے کی کوئی پیشکش نہ ہو۔ اس کا اطلاق کرنے سے پہلے اس بات کا ثبوت ہونا ضروری ہے کہ

سرکاری ملازم نے بدعنوان یا غیر قانونی ذرائع اختیار کیے اور اس طرح اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی قیمتی چیز یا مالی فائدہ حاصل کیا۔ کسی ناپسندیدہ شخص سے رشوت لینا رضاکارانہ طور پر دینے والے سے رشوت قبول کرنے سے مختلف ہے اور یہ کہ دفعہ 5(1)، ذیلی شق (d) کے تحت الزام برقرار رکھنے سے پہلے، سرکاری ملازم کی طرف سے دھمکی یا لالچ، یا وعدے کی کارروائی ہونی چاہیے، یا مالی فائدہ حاصل کرنے کے لیے اس کے ذریعے دباؤ یا جبراً وصولی کا عمل ہونا چاہیے۔ یہ استدلال اس بنیاد پر آگے بڑھتا ہے کہ یہ ایکٹ سادہ رشوت ستانی سے الگ ایک آزاد جرم تخلیق کرنا چاہتا اور تخلیق کرتا ہے۔ ایک لحاظ سے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سچ ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جرائم کا کوئی اوورلیپنگ نہیں ہے۔ ہمیں بنیادی طور پر استعمال شدہ زبان کو دیکھنا ہے اور اسے اثر دینا ہے۔ ایسے معاملات کا ایک طبقہ پیدا ہو سکتا ہے جہاں بدعنوان یا غیر قانونی ذرائع کو اپنایا جاتا ہے یا سرکاری ملازم اپنے لیے مالی فائدہ حاصل کرنے کے لیے ان کا تعاقب کرتا ہے۔ لفظ "حاصل کرتا ہے"، جس پر زیادہ زور دیا گیا تھا، اس بات کو قبول کرنے کے خیال کو ختم نہیں کرتا ہے کہ کیا دیا گیا ہے یا کیا پیش کیا گیا ہے، حالانکہ یہ وصول کنندہ کی طرف سے کوشش کے ایک عنصر کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کوئی بھی پیش کردہ رقم قبول کر سکتا ہے، یا رشوت کی ادائیگی کا مطالبہ کر سکتا ہے، یا دھمکی یا جبر کے ذریعے رشوت لے سکتا ہے؛ ہر معاملے میں، وہ سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے عہدے کا غلط استعمال کر کے مالی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ لفظ 'حاصل کرتا ہے' تعزیرات ہند کی دفعہ 161 اور 165 میں استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ "رشوت خوری یا غیر قانونی معنی" کو دفعہ 162 میں جگہ ملتی ہے۔ "بدعنوان اور غیر قانونی ذرائع" کے علاوہ، ہمارے پاس الفاظ بھی ہیں "یا بصورت دیگر سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے"۔ اگر کوئی شخص اپنے عہدے کے غلط استعمال سے مالی فائدہ حاصل کرتا ہے، تو وہ ذیلی شق (d) کے تحت مجرم ہو گا۔ دفعہ 161، 162 اور 163 سے مراد کچھ کرنے یا کرنے سے گریز کرنے، کسی شخص پر احسان یا ناپسندیدگی ظاہر کرنے، یا ذاتی اثر و رسوخ کے استعمال سے اس طرح کے طرز عمل کی ترغیب دینے کا مقصد یا انعام ہے۔ شق (d) کے تحت کسی جرم کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ یہ سب ثابت کرے۔ یہ کافی ہے اگر ایک سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے کوئی شخص اپنے لیے کوئی مالی فائدہ حاصل کرتا ہے، چاہے اس کا مقصد یا انعام کچھ بھی ہو۔ کسی حد تک دونوں جرائم کے اجزاء مشترک ہیں، اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن مزید آگے بڑھ کر یہ دعوی کرنا کہ شق

(d) میں بیان کردہ جرم رشوت کے معنی میں نہیں آتا ہے، ذیلی شق پر بہت تنگ تعمیر کرنا ہے۔ خصوصی عدالتوں کے ذریعے رشوت ستانی کے مقدمات کو تیزی سے نمٹانا، اعلی پولیس حکام کے ذریعے تحقیقات کا فائدہ کچھ ایسی توضیعات جن کا مقصد ایکٹ کے تحت مقدمہ چلانے والے سرکاری ملازمین کے تحفظ کے لیے ہے جبکہ وہ بڑھتی ہوئی معذوریوں کا شکار بھی ہوتے ہیں، یعنی سزا کے طور پر طویل مدت قید اور ذیلی شق (3) میں مذکور مفروضے کا اطلاق۔

اس دلیل کی حمایت میں کہ مدھن لال "سرکاری ملازم" نہیں تھے، بھارتیہ ریلوے ایکٹ کی دفعہ 137 کا حوالہ دیا گیا تھا۔ اس ایکٹ کے تحت جیسا کہ اس سے پہلے ایکٹ XVII، سال 1955 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، ہر ریلوے ملازم کو صرف تعزیرات ہند کے باب IX کے مقاصد کے لیے سرکاری ملازم سمجھا جاتا تھا اور یہ ذیلی شق (4) کے ذریعے فراہم کیا گیا تھا کہ "مجموعہ تعزیرات بھارت 21 میں کسی چیز کے باوجود ریلوے ملازم کو اس ضابطے کے کسی بھی مقصد کے لیے سرکاری ملازم نہیں سمجھا جائے گا سوائے ان کے جو باب IX میں مذکور ہیں۔" ترمیم شدہ ذیلی شق (1) ان شرائط میں ہے:

"ہر ریلوے ملازم، جو کہ مجموعہ تعزیرات بھارت 21 میں بیان کردہ سرکاری ملازم نہیں ہے، اس ضابطے کے باب IX اور دفعہ 409 کے مقاصد کے لیے سرکاری ملازم سمجھا جائے گا۔

ذیلی دفعہ (4) کو اب خارج کر دیا گیا ہے۔ انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 2 میں کہا گیا ہے کہ "اس قانون کے مقاصد کے لیے، 'سرکاری ملازم' کا مطلب ایک سرکاری ملازم ہے جیسا کہ مجموعہ تعزیرات بھارت 21 میں بیان کیا گیا ہے۔" نتیجہ یہ ہے کہ ترمیم سے پہلے ریلوے ملازمین کو صرف مجموعہ تعزیرات بھارت کے باب IX کے مقاصد کے لیے سرکاری ملازم سمجھا جاتا تھا لیکن اب ترمیم کے نتیجے میں تمام ریلوے ملازمین نہ صرف محدود مقاصد کے لیے بلکہ عام طور پر انسداد رشوت ستانی ایکٹ کے تحت سرکاری ملازم بن گئے ہیں۔

یہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ اپیل گزاروں کو پکڑنے کے لیے جال بچھایا گیا تھا اور اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کے مطابق اس صورت حال کو سزا کے معاملے میں مد نظر رکھا جانا چاہیے۔ اس سلسلے میں، ہماری توجہ برینن بنام پیک [1] میں عزت ماب گوڈرڈ، چیف جسٹس کے معروف اور بھاری مشاہدات کی طرف مبذول کرائی گئی جہاں عزت ماب نے اس امید کا اظہار کیا کہ "وہ دن بہت دور ہے جب پولیس افسران کو کسی کے خلاف ثبوت حاصل کرنے کے مقصد سے خود جرم کرنے کے لیے

کہا جانا اس ملک میں ایک عام رواج بن جائے گا۔ اگر وہ جرم کرتے ہیں تو انہیں بھی سزا اور ماننا چاہئے اور سزا دی جانی چاہیے، کیونکہ ان کے اعلی کے حکم سے کوئی دفاع نہیں ہو گا۔" اگرچہ ماہر چیف جسٹس کی طرف سے ظاہر کردہ رائے کی حمایت میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے، لیکن یہ ایک مطلق اصول کے طور پر نہیں رکھا جاسکتا کہ جال بچھانے کو اس بنیاد پر ممنوع قرار دیا جانا چاہیے کہ ایسا کرنے سے ہم جرائم کے ارتکاب کی دعوت دیتے ہیں۔ جرم کا پتہ لگانا مشکل ہو سکتا ہے اگر مجرموں کو، خاص طور پر رشوات ستانی کے معاملات میں، ان کے جھکاؤ اور سرگرمیوں کو ظاہر کرنے کے مواقع فراہم نہیں کیے جاتے ہیں۔ جہاں معاملات آگے بڑھتے ہیں اور پولیس حکام خود رشوت کے طور پر دی جانے والی رقم فراہم کرتے ہیں، اس طریقہ کار کی شدید مذمت کی جاتی ہے، جیسا کہ راؤ شیو بہادر سنگھ و دیگر بنام ریاست وندھیا پردیش (1) میں ہے-رام جنم سنگھ بنام ریاست بہار (2) بھی دیکھیں۔ لیکن سوال کی اخلاقیات جو بھی ہو، اس نظریے کے لیے کوئی وارنٹ نہیں ہے کہ جال بچھانے کے دوران کیے گئے جرائم کم سنگین ہیں اور صرف سرف سزامیں نرمی یا برائے نام سزاؤں کا مطالبہ کرتے ہیں۔

متعلقہ اپیل نمبر 44 میں اپیل کنندہ کے لیے اس کے فاضل وکیل نے زور دیا کہ وہ صرف ایک فرم کا منیم ہے اور دوسرے اپیل کنندگان کی طرح شراکت دار یا مالک نہیں ہے اور اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ معاملے کو دبانے کے لیے رشوت دینے یا دینے کی کوشش کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ تاہم لا بھو رام کے بارے میں واضح اور قطعی ثبوت موجود ہیں کہ جب رشوت کے بارے میں بات ہوئی تو گیان چند اپیل گزاروں کے ساتھ ان کے پاس آئے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ 29 دسمبر 1951 کی صبح دہلی کے کورونیشن ہوٹل میں قیام پذیر تین ملزموں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے آپس میں مدھن لال کو ادا کرنے کے لیے 5,000 روپے جمع کیے ہیں اور مدھن لال کے گھر میں تینوں ملزموں نے ایک ایک کر کے مدھن لال سے درخواست کی کہ وہ ان کے خلاف زیر التوا آلو کیس کو خاموش کر دیں۔ اس کی تصدیق مدھن لال نے کی ہے جو کہتا ہے کہ تینوں ملزموں نے کہا کہ ان کی طرف سے مشترکہ طور پر رقم سبسکرائب کی گئی تھی اور اس سے درخواست کی کہ وہ اسے قبول کرے اور مقدمہ واپس لے لے۔ گیان چند کا معاملہ دیگر اپیل گزاروں سے مختلف نہیں ہے۔

سزاؤں اور سزاؤں کی تصدیق ہو جاتی ہے اور اپیل مسترد ہو جاتی ہے۔